——— اردو شاعری میں اس قسم کے رندانہ خیالات محض
فارسی شاعری کی نقل وتقلید سے آئے[1] ۔

اس اقتباس سے جہاں ہمارے ذخیرہ علم میں یہ تیقی اضافہ ہوتا ہے کہ ہجو کی طرح زاہد سے چھیڑ چھاڑ کا تصور بھی فارسی سے مستعار ہے وہاں اس بات پر حیرت بھی ہوتی ہے کہ مولوی صاحب نے اس چھیڑ چھاڑ کو محض شاعر کی آوارہ مزاجی اور جذبہ انتقام کا نتیجہ قرار دیا ہے ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قدیم ایران نے اسلامی یلغار کو پسند نہ کیا اور ایرانی جذبہ جس کا بہترین اظہار شاعری کے پیرائے میں ہوا اس یلغار اور اس کی عائد کردہ مذہبی پابندیوں سے مشتعل ہو کر رد عمل پر آمادہ ہوگیا لیکن اگر غور کریں تو اس طویل عرصے میں زاہد اور محتسب سے چھیڑ چھاڑ آزاد منش آدم کا وہ رد عمل بھی تھا جو اس نے سماج کی طرف سے عائد کردہ اخلاقی اور سماجی بندشوں کے خلاف ہمیشہ سے قائم کیا ہے اور جس کی مدد سے اس نے ان پابندیوں کو اول تو توڑ پھوڑ دینے ورنہ کم از کم ان کا مضحکہ اڑانے کی ضرور کوشش کی ہے ۔ چنانچہ ان اشعار کی نفسیاتی وجہ محض شگفتگی طبع یا جذبہ انتقام کا مظاہرہ نہیں بلکہ یہ زندگی کے بعض سنگلاخ قوانین اور جذباتیت سے سینچی ہوئی بعض اخلاقی قدروں کے خلاف آزاد منش آدم کے ایک نمایاں رد عمل کی حیثیت بھی رکھتے ہیں

---

۱ ۔ شعر الہند جلد اول ——— عبدالسلام ندوی ص ۳۷۸